تبلیغِ احمدیت کے لئے ایک شاندار پروگرام

(فرمودہ ۳۱؍مئی ۱۹۳۵ء)

تشہّد ، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

میں گو جمعہ ہی کی نیت سے باوجود لاہور کے دوستوں کی اس خواہش کے کہ جمعہ لاہور پڑھا جائے آج صبح قادیان پہنچا ہوں لیکن آنکھ کی تکلیف کی وجہ سے زیادہ بول نہیں سکتا لہذا اختصار کے ساتھ دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہر جھگڑے اور فساد کی حالت بیماری کی سی حالت ہوتی ہے۔ جس طرح بیماریاں مختلف اوقات میں مختلف علاج چاہتی ہیں، اسی طرح جھگڑے اور فساد بھی مختلف اوقات میں مختلف علاج چاہتے ہیں۔ جب مرض مریض کے جسم میں گھر کر لیتا ہے تو ابتدا میں طبیب اس کا اور رنگ میں علاج کرتا ہے، درمیان میں اور رنگ میں، آخر میں اور رنگ میں اور جب بیماری جاتی رہتی ہے تو اور رنگ میں بیمار کی قوت بحال کرنے کے لئے کوشش کی جاتی ہے اسی طرح فساد اور جھگڑے کی حالت ہوتی ہے مختلف جھگڑوں کے علاج مختلف اوقات میں بدلتے رہتے ہیں۔

ہمارے خلاف جو شورش اور فساد ہندوستان میں پیدا ہؤا، اِس کی ابتدائی حالت اور رنگ کی تھی اور میں نے اس کے مختلف پہلوؤں کو مدّنظر رکھتے ہوئے کچھ علاج بتائے تھے جن کی طرف حتَّی المقدور دوستوں نے توجہ کی اور خدا کے فضل سے اس تحریک کے بہت سے حصوں پر عمل ہو رہا ہے اس کے ماتحت کچھ مبلغ بھی باہر جا چکے ہیں تا احمدیت کی تبلیغ کریں۔ خدا کے فضل سے سٹریٹ سیٹلمنٹ[1] کے مبلغ وہاں پہنچ چکے ہیں اور کام شروع کر دیا ہے اور ان کی رپورٹیں بھی آنے لگی ہیں، چین کے مبلغ کی طرف سے بھی تار

موصول ہوا ہے کہ وہ پہنچ چکے ہیں، جاپان کے مبلغ بھی اس وقت تک پہنچ چکے ہوں گے گویا اس طرح مشرقی دنیا کے ان ممالک میں نئی تبلیغ شروع ہوئی ہے۔ سماٹرا اور جاوا میں پہلے ہی مشن موجود ہیں، ماریشس میں بھی ہے اور اس طرح یہ چھ ممالک ہیں جہاں احمدیت کی تبلیغ شروع ہے ایک دو ماہ میں بعض اور مبلغ بھی جانے والے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ان ممالک میں احمدیت کا جھنڈا گاڑا جائے گا لیکن میں کئی دفعہ بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مذاہب، قائم کئے جانے والے سلسلے اور مأمورینِ الٰہی کی جماعتیں کسی ایک ملک یا قوم سے تعلق نہیں رکھتیں اور خدا تعالیٰ ان کے اندر چستی اور بیداری پیدا کرنے کے لئے ان کے آراموں کے سامان مخفی رکھتا ہے یہاں تک کہ ان کی جستجو میں وہ دنیا میں پھیل جاتے ہیں اور اس طرح مجبور کر کے اللہ تعالیٰ ان سے ساری دنیا میں تبلیغ کراتا ہے اس سنتِ الٰہی کے ماتحت ہم جب تبلیغ کے لئے ساری دنیا میں پھیل جائیں گے تو ہمارے لئے بھی نصرتِ الٰہی پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ ظاہر ہوگی۔ گزشتہ چند ماہ سے امریکہ میں کثرت سے توجہ ہو رہی ہے اور ہر ڈاک میں امریکہ کے نومسلموں کی طرف سے آٹھ دس خط موصول ہو جاتے ہیں جن میں نہایت جوش اور اخلاص کا اظہار ہوتا ہے اور اس بات کا مطالبہ کہ دین سکھانے کے لئے ہمیں اور مبلغ دیئے جائیں۔

پچھلے دو ہفتوں سے ہمارے امریکہ کے مبلغ نے بھی اس بات پر زور دینا شروع کیا ہے کہ کام اس قدر زیادہ ہے کہ کم از کم ایک اور مبلغ کی ضرورت ہے لوگوں میں اس قدر جوش ہے کہ نئے مبلغ کی آمد کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ترقی کر جائے گی لیکن جہاں بیرونِ ہند میں نئے مشن قائم ہو چکے ہیں وہاں ہندوستان بھی بہت سی تبلیغ کا محتاج ہے۔ پچھلے ایام میں اس قدر جھوٹ ہمارے خلاف پھیلایا گیا اور اس قدر افتراء پردازیاں ہمارے متعلق کی گئیں کہ لوگ نہ تو ہمارے اشتہاروں اور ٹریکٹوں سے فائدہ اُٹھاتے تھے اور نہ ہی گفتگو سنتے تھے لیکن حق کے مقابلہ میں شورش عارضی ہوتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد وہ یا تو دب جایا کرتی ہے یا اپنی نوعیت بدل لیا کرتی ہے۔ یا تو لوگ اس بات پر آمادہ ہو جاتے ہیں کہ حق کو مٹا ڈالیں یا پھر اس طرف متوجہ ہو جاتے ہیں کہ سنیں یہ لوگ کہتے کیا ہیں۔ چنانچہ طبائع میں اب یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ سنیں احمدیت کیا چیز ہے؟ اور اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا فرض ہے کہ اپنی تمام طاقتیں ہندوستان میں تبلیغ پر صَرف کر دیں۔ میں نے پہلے دیدہ دانستہ

اشتہارات کے سلسلہ کو اور عام پبلک تبلیغ کے سلسلہ کو اُس وقت تک ملتوی کیا تھا جب تک ہمارے خلاف جوشوں میں تغیر پیدا ہو جائے۔ جوش کی حالت میں لوگ بجائے پڑھنے اور سننے کے اشتہارات پھاڑ دیتے اور لیکچر سننے سے گریز کرتے تھے مگر اب اس کیفیت میں تبدیلی ہو رہی ہے اور جو اطلاعات مجھے مل رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت آ گیا ہے کہ دوست اب اس طرف زیادہ توجہ کریں۔

میری تجویز ہے کہ ایک طرف تو اشتہارات کا سلسلہ زیادہ وسیع کیا جائے اور دوسری طرف لیکچروں کے سلسلہ کو وُسعت دی جائے اس کے لئے آج اس خطبہ کے ذریعہ مَیں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہر جماعت اپنے اپنے ہاں تبلیغی جلسے کرائے لیکن جہاں تک ممکن ہو مباحثات سے بچنے کی کوشش کی جائے کیونکہ مباحثات حق کو چھپا دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اگرچہ مباحثات کیا کرتے تھے مگر آخر میں آپ کو الہاماً مباحثات سے روک دیا گیا اور گو اس الہام میں ہمارے لئے ممانعت نہیں لیکن ہم اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اگر مباحثات مفید ہوتے تو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان سے نہ روکتا۔ مباحثات گو مجبوری کی حالت میں جائز ہیں مگر عام حالات میں ان کا کوئی فائدہ نہیں اور یہ دوسرے فریق کو ضدّ میں اور پختہ کر دیتے ہیں۔ پس میں چاہتا ہوں کہ ہر ایک جماعت مہینہ میں ایک بار جلسہ ضرور کیا کرے۔ ہماری باقاعدہ جماعتیں سات سو کے قریب ہیں اور دیہات بھی کئی ہزار ایسے ہیں جہاں احمدی ہیں اور اس طرح جماعتوں کی تعداد کئی ہزار تک جا پہنچتی ہے اگر ہر جگہ ایک ماہ میں ایک جلسہ کیا جائے جس میں اگر مرکزی مبلغ پہنچ سکیں تو پہنچ جائیں نہیں تو اِردگرد کے علاقہ سے تقریریں کر سکنے والے دوست شریک ہو جائیں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو مقامی لوگ ہی تقریریں کریں تو اس طرح ایک ماہ کے اندر اندر کئی لاکھ لوگوں تک احمدیت کی تبلیغ پہنچ سکتی ہے۔ اسی طرح میرا ارادہ ہے کہ کثرت سے اشتہارات بھی پھیلا دیئے جائیں جو زیادہ تر تو اُردو میں ہوں مگر ہندوؤں اور سکھوں کو آگاہ کرنے کے لئے ہندی اور گورمکھی میں بھی ہوں کیونکہ ہندوؤں اور سکھوں کو بھی احراریوں نے ہمارے خلاف بہت بھڑکا رکھا ہے اور ان کے سامنے ہمارا ایسا بھیانک نقشہ رکھا ہے کہ گویا ہم ملک کے اور ان کے دشمن ہیں حالانکہ ہم ملک کے اور اہلِ ملک کے احراریوں سے بہت زیادہ خیر خواہ ہیں۔ پس ضروری ہے کہ ان لوگوں کو حقیقتِ حال سے آگاہ کرنے کے لئے ہندی اور گورمکھی میں بھی اشتہارات شائع کئے جائیں بلکہ بنگالی، مدراسی اور ہندوستان کی دوسری

ایسی زبانوں میں بھی جنہیں لاکھوں انسان بولتے ہیں لٹریچر شائع کرنا چاہئے۔ان ٹریکٹوں اور اشتہاروں کے متعلق بہت سے مضامین میرے ذہن میں ہیں لیکن مبلغوں کو بھی چونکہ تجربہ ہوتا ہے اس لئے وہ جن مضامین پر ٹریکٹوں کی اشاعت مفید سمجھیں ان سے مجھے اطلاع دیں۔ پھر ہماری جماعت کے ہزارہا افراد ہیں جو تبلیغ کے متعلق تجربہ رکھتے ہیں اس خطبہ کے ذریعہ میں ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بھی ایسے مضامین سے مطلع کریں جو ان کے نزدیک ضروری ہوں پھر جو لوگ ہندی اور گورمکھی وغیرہ زبانوں میں ترجمے کرسکیں وہ بھی اطلاع دیں تا اردو کے مضامین ان کو دیئے جائیں اور وہ ان کا ترجمہ کردیں مگر میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ صرف وہی لوگ اطلاع دیں جن کو کام کرنے کی فُرصت ہو۔ میں نے دیکھا ہے کئی لوگ اپنے نام پیش کر دیتے ہیں لیکن جب انہیں کام دیا جائے تو عدیم الفرصتی کا عذر پیش کر کے گھنٹوں کا کام دنوں پر اور دنوں کا کام مہینوں پر ڈال دیتے ہیں اور اس طرح کام کا حرج ہوتا ہے۔ پس جو لوگ مختلف زبانوں میں ترجمہ کرسکیں اور ترجمہ کرنے کے لئے فُرصت بھی رکھتے ہوں، اطلاع دیں اور جو ایسے لوگوں کے پتے بتاسکیں جن کو معاوضہ دے کر مختلف زبانوں میں ان سے تراجم کرائے جاسکیں ، وہ بھی براہِ راست مجھے یا دفتر تحریک جدید کو اطلاع دیں۔ پھر وہ دوست جو لیکچر دے سکتے ہیں وہ اپنے ناموں سے مطلع کریں۔ میں نے پہلے بھی یہ تحریک کی تھی مگر شرط یہ تھی کہ اعلیٰ عہدوں کے لوگ اپنے نام پیش کریں مگر اب یہ شرط بھی اُٹھاتا ہوں پس ہر شخص جو لیکچر دے سکتا ہو خواہ گاؤں میں ہی دے سکتا ہو مجھے اطلاع دے۔ اگر تین چار ماہ تک بھی اس اہتمام کے ساتھ تبلیغ کی جائے تو اس طرح طبائع دوسری طرف متوجہ ہو جائیں گی اور جب لوگوں کو معلوم ہوگا کہ جماعت احمدیہ کے خلاف افتراء پردازیوں سے کام لیا جارہا ہے تو وہ ضرور افتراء پردازوں سے نفرت کرنے لگیں گے۔ خدا کے فضل سے اس کام کے لئے ہمارے پاس روپیہ موجود ہے اور گو بجٹ کے مطابق نہیں مگر اس کے قریب قریب ہے اس لئے ہم بغیر روپے کے انتظار کے کام شروع کر سکتے ہیں اس کے لئے بجٹ میں گنجائش بھی ہے اور اگر کام زیادہ بڑھ گیا اور بجٹ سے زیادہ خرچ ہوا تو میں امید رکھتا ہوں کہ دوست اپنے وعدے پورے کر دیں گے اور وعدوں کی رقوم ملا کر بجٹ سے زیادہ رقم ہو جاتی ہے۔ اشتہاروں کے متعلق ایک نصیحت میں کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ عام طور پر لوگ اشتہار تقسیم کرنا نہیں جانتے وہ کسی گلی یا گزرگاہ میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہر آنے جانے والے کو بغیر یہ دیکھے

کہ وہ پڑھا لکھا ہے یا نہیں یا شوق اور دلچسپی رکھتا ہے یا نہیں دیتے چلے جاتے ہیں یا ریلوے سٹیشن پر جا کر یونہی تقسیم کر دیتے ہیں لیکن اس طرح اشتہار ضائع ہوتے ہیں۔ اشتہارات کی اشاعت پر خرچ کافی آتا ہے اگر چار صفحہ کا ایک اشتہار بیس ہزار کی تعداد میں شائع کیا جائے تو اس پر قریباً اَسّی روپے لاگت آئے گی اور بھیجنے بھجوانے پر ۷۰، ۸۰ روپے اور لگ جائیں گے۔ گویا قریباً پونے دوسَو روپے لاگت آئے گی اور موجودہ حالات کے لحاظ سے ہمیں بعض اشتہارات دو دو، تین تین، چار چار لاکھ شائع کرنے چاہئیں لیکن اگر ایک لاکھ بھی کریں تو اس سے پانچ گُنا زیادہ رقم خرچ ہوگی اور اس قدر کثیر اخراجات برداشت کرنے کے بعد اگر اشتہارات ضائع ہو جائیں تو یہ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ گویا ہم خود اپنی طاقت کو ضائع کر رہے ہیں اس لئے میں اس بارہ میں دو نصیحتیں کرتا ہوں ایک تو یہ کہ جو دوست اشتہار خرید سکتے ہوں وہ خرید کریں تا ان کے ثواب کا سلسلہ جاری رہے وہ یہ نہ سمجھیں کہ انہوں نے تحریک جدید میں چندہ دے دیا ہے اب کیا ضرورت ہے کچھ خرچ کرنے کی۔ جن کو طاقت ہو وہ ضرور خریدیں تا آئندہ اخراجات کے لئے روپیہ آتا رہے۔ پھر جو پوری قیمت ادا نہ کرسکیں وہ جس قدر بھی ممکن ہو اس مدّ میں بھیج دیا کریں اور کم سے کم دسواں حصہ بھی دیا جا سکتا ہے اور اس طرح ۱۲ ہزار روپیہ اس کام پر تحریک جدید سے خرچ کیا جائے تو اتنا ہی جماعت سے وصول کیا جا سکتا ہے پس گو یہ اشتہار مفت تقسیم کے لئے ہی چھپیں گے مگر جن دوستوں کو توفیق ہو وہ اس بوجھ کو اُٹھانے کی کوشش کریں۔ اور جو اپنے حصہ کا سارا بوجھ نہ اُٹھا سکیں وہ جس قدر ممکن ہو اُٹھائیں اور اس طرح تبلیغ کا ثواب حاصل کریں۔

دوسری بات اس بارہ میں یہ ہے کہ ایک ایک اشتہار کو قیمتی چیز سمجھا جائے اور زیادہ سے زیادہ وسیع رقبہ میں انہیں پھیلانے کی کوشش کی جائے۔ دوست سائیکلوں پر سوار ہو کر جائیں اور اِردگرد کے علاقہ میں دُور دُور تقسیم کریں۔ گاؤں میں کسی محفوظ جگہ ایک دفعہ کا اشتہار لگا ہؤا کئی کئی ماہ بلکہ سالوں تک لگا رہتا ہے اور گاؤں والے اسے قیمتی چیز سمجھتے ہیں کیونکہ وہاں اُنہیں پڑھنے کے لئے عام طور پر کتب اور اخبار وغیرہ نہیں مل سکتے پس اگر دیہات میں جا کر مساجد کے دروازہ پر یا کسی دکان پر ایک دو اشتہار بھی لگا دیئے جائیں تو ان سے بہت کافی تبلیغ ہوسکتی ہے یا گاؤں میں اگر کوئی طبیب ہو تو اسے یا نمبردار کو یا دکاندار کو دے آئیں تو اس سے تبلیغ ہوسکتی ہے وہ خود پڑھے گا اور دوسروں کو پڑھ کر

سنائے گا اشتہارات کی تقسیم کا یہ طریق مفید ہے۔ ورنہ یونہی بانٹتے چلے جانا قطعاً مفید نہیں۔ بغیر دیکھے بھالے بانٹنے سے ایک لاکھ اشتہار ایک ضلع کے لئے بھی کافی نہیں لیکن اگر عمدہ طریق سے تقسیم کئے جائیں تو ایک لاکھ اشتہار سارے ملک کے لئے کافی ہوسکتا ہے بشرطیکہ مختلف زبانوں میں شائع کیا جائے اگر اس طرح کام کیا جائے تو تمام ہندوستان میں شور مچ سکتا ہے۔

یہ اشتہار دو قسم کے ہوں گے۔ ایک تو مذہبی جن میں یہ بتایا جائے گا کہ ہمارے عقائد اور ان کے دلائل کیا ہیں اور دوسرے وہ جن میں احرار کی کارروائیاں ظاہر کی جائیں گی اور بتایا جائے گا کہ یہ لوگ کس طرح ہمیشہ قوم سے غداری کرتے آ رہے ہیں، کن کن مواقع پر غریبوں کا روپیہ لوٹ کر کھا گئے ہیں، ان کا طریق ہمیشہ فتنہ فساد والا رہا ہے گویا ایک طرف تو ہم لوگوں کو ان کے حالات سے آگاہ کریں گے اور دوسری طرف احمدیت سے واقف کرائیں گے اور اس طرح احمدیت کی طرف غور وفکر کی دعوت دیں گے پس یہ پروگرام ہے جو مَیں اِس وقت پیش کرنا چاہتا ہوں۔ قادیان کی جماعت بھی اس کے مطابق غور کر کے دس دس بیس بیس میل کے علاقہ میں اشتہارات کی تقسیم اور لیکچروں کا انتظام کرے۔ یہاں خدا کے فضل سے کئی سَو لیکچرار مل سکتے ہیں اور سَو ڈیڑھ سَو سائیکل ہیں اگر ہر ایک چار پانچ گھنٹے وقت بھی دے تو سب طرف نہایت خوبی سے ٹریکٹ اور اشتہار تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح باہر کی جماعتیں بھی کام کریں جو لوگ اس رنگ میں تبلیغ کے لئے نام دیں گے انہیں اپنے اپنے علاقہ میں کام دیا جائے گا اور اتنے ہی فاصلہ پر بھیجا جائے گا کہ کام کر کے شام کو گھر آ سکیں۔ پس اس سکیم کا اعلان کرتے ہوئے مَیں پہلے قادیان کی جماعت کو اور پھر بیرونی جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس کے مطابق جلد از جلد اپنے نام بھجوادیں تا جون کے آخر سے کام شروع کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ایسے مضامین کا انتخاب کرسکیں جو اسلام اور سلسلہ کے لئے مفید ہوں اور اللہ تعالیٰ کا پیغام احسن طریق پر پہنچاسکیں۔ مخالفوں کو دیکھ کر ہمارے دل ان کے لئے بُغض سے نہ بھریں بلکہ ان کے لئے ہمارے دلوں میں حقیقی ہمدردی پیدا ہو۔ دشمن اگر بدی کرتا ہے تو وہ اپنے اندرونہ کا اظہار کرتا ہے ہمارا مذہب ہمیں ہمدردی سکھاتا ہے اس لئے ہمیں ہمدردی ہی کرنی چاہیئے گو اس پروگرام کے ایک حصہ میں ہم احرار کی غلطیاں اور قوم کے متعلق ان کی نقصان رسانیوں کا اظہار کریں گے لیکن جن کے سپرد یہ کام ہو مَیں اُنہیں ہدایت کرتا ہوں کہ وہ سخت کلامی سے پرہیز

کریں۔

میں سلسلہ کے اخبارات کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ دشمن کی شرارت کو دیکھ کر بھی سخت الفاظ استعمال نہ کیا کریں کہ محبت سختی سے زیادہ اثر کرتی ہے دشمنوں کی گالیوں کو سن کر بھی جوش میں نہ آئیں ہمارے خلاف جو کچھ گند اُچھالا گیا ہے اور اس کے جواب میں ہمارے اخبارات میں جو کچھ لکھا جاتا ہے اگر اس سے بیس گنا زیادہ بھی لکھا جائے تو گو یہ جائز ہے لیکن ہر جائز کام تو نہیں کرلیا جاتا بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ موقع اور محل کے لحاظ سے کون سا کام مفید ہے اسی طرح یہ دیکھنا چاہیئے کہ کیا تبلیغی نقطۂ نظر سے سختی کا جواب سختی مفید ہوگا چونکہ یہ طریق مفید نہیں اس لئے اسے اختیار نہیں کرنا چاہیئے بلکہ نرمی کے پہلو کو ہمیشہ غالب رکھنا چاہیئے ۔ بولنے سے چونکہ میری آنکھ کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے زیادہ نہیں بول سکتا اور امید کرتا ہوں کہ اگر دوست اس کی اہمیت کو جو اتنی واضح ہے کہ اس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں محسوس کرلیں تو بہت شاندار نتائج نکل سکتے ہیں ۔

(الفضل ۴؍جون ۱۹۳۵ء)

۱؎ سٹریٹس سیٹلمنٹس (STRAITS SETTLEMENTS) ملایا میں برطانیہ کی سابق شاہی نوآبادی ۔ ۱۸۲۶ء سے ۱۸۵۸ء تک برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی نے پینانگ ملکا اور سنگاپور کو ایک انتظامی جُزو کی حیثیت سے سنبھالے رکھا۔ بعدازاں قلیل مدت کیلئے انڈیا آفس نے انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ۱۸۶۷ء میں یہ نَوآبادی قائم کی گئی اور ۱۹۴۶ء میں ختم کردی گئی۔ اب سنگاپور ایک الگ کالونی ہے مگر باقی حصے ملایا کے اتحاد میں شامل ہوگئے ہیں ۔

(اُردو جامع انسائیکلو پیڈیا جلد اول صفحہ ۱۴۱۷ مطبوعہ ۱۹۸۷ء)